بسم اللہ الرحمن الرحیم

لڈو کھیلنے کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا لڈو کھیلنا جائز ہے ؟

جواب

لڈو اگر جوئے کی شرط کے ساتھ کھیلی جائے، تو کھیلنا، ناجائز و حرام اور سخت گناہ ہے، اور جوئے کی شرط کے بغیر بھی کھیلنا ممنوع و مکروہ ہے کہ اس میں وقت کا ضیاع ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے : ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان : "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔" (القرآن، سورۃ المائدہ، پارہ 7، آیت 90)

محیط برہانی، بحر الرائق اور تبیین الحقائق میں ہے واللفظ للثالث: "القمار من القمر الذی یزداد تارۃ، وینقص اخری، وسمي القمار قمارا لان کل واحد من المقامرين ممن يجوز ان يذهب ماله الى صاحبه، ويجوز ان يستفيد مال صاحبه۔۔۔ وھو حرام بالنص "ترجمہ : قمار قمر سے نکلا ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان ہوتا ہے کہ جوئے بازوں میں سے ایک کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا مال حاصل کرلے۔ اور یہ نص کی وجہ سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، مسائل شتی، ج 6، ص 227، مکتبہ ملتان)

حدیث مبارکہ میں ہے : "کل ما يلهو به المرء المسلم باطل إلا رميه بقوسه وتأديبه فرسه وملاعبته امرأته فإنهن من الحق" یعنی ہر وہ شے جس سے کوئی مسلمان غفلت میں پڑجائے باطل ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا، اور اپنی بیوی سے ملاعبت (کھیل کود) کرنا یہ تین کام حق ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، ص 202 مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہر کھیل اور عبث فعل، جس میں نہ کوئی غرضِ دین، نہ کوئی منفعتِ جائزہ دنیوی ہو، سب مکروہ و بے جا ہیں، کوئی کم، کوئی زیادہ۔ (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 78، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-024

تاریخ اجراء : 20 صفر المظفر 1448ھ / 04 اگست 2026ء